کیا کتے کی پیدائش شیطان کے تھوک سے ہوئی ہے؟

مجیب: ابوحفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2499

تاریخ اجراء: 08 شعبان المعظم 1445 ھ / 19 فروری 2024 ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

سنا ہے کتے کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کے پتلے پر، ناف میں تھوک دیا، وہاں سے جو مٹی گری اس سے کتا پیدا ہوا، یہ بات درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کتے کی پیدائش کے حوالے سے جن الفاظ کے ساتھ سوال میں روایت بیان کی گئی ہے، یہ بعض کتب (تفسیر روح البیان و نزھۃ المجالس وغیرہ) میں بیان کی گئی ہے لیکن جن کتب میں ہمیں ملی ہے، ان میں یہ بغیر سند کے مذکور ہے اور وہ کتب ایسی ہیں کہ جن میں معتبر و غیر معتبر ہر طرح کی روایات ذکر کی جاتی ہیں۔

عظیم محدث و فقیہ علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمۃ نے اپنے بعض اکابر اساتذہ کے حوالے سے کتے کی پیدائش والا واقعہ بیان فرمایا تو اس میں یہ جسم پر تھوکنے والے اور پھر وہاں سے مٹی لینے والے الفاظ نہیں ہیں، بلکہ اس میں یہ ہے کہ:

"شیطان نے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف تھوکا اور اس کا تھوک منتشر ہو گیا (بکھر گیا)، اس کے بکھرے ہوئے تھوک سے کتے کی پیدائش ہوئی۔"

چنانچہ آپ علیہ الرحمۃ شرح ابی داؤد للعینی میں فرماتے ہیں: ”ولقد طرق سمعي عن بعض أساتذتي الكبار أن السبب في امتناع الملائكة من بيت فيه كلب، أن الكلب قد خلق من بزاق الشيطان، وذلك حين كان آدم-عليه السلام- جسدا ملقى، أتى إليه الشيطان وراءه، ثم جمع الخيول، وكانت الخيول سكان الأرض حينئذ فقال لها: إن الله تعالى خلق خلقا عجيبا يريد أن يملكه الأرض وما فيها فمتى حكم فيها سخركن وذللكن، فهلم نهده ونستريح منه، فجاءت والشيطان يقدمها إلى أن قربت من جسد آدم، **فبزق نحو آدم بزقة، فانتثر بزاقه، فخلق الله تعالى الكلاب من بزاقه المنثور**

ذلک،۔۔۔ فمن ذلك الوقت تألف الكلاب بني آدم، والملائكة تبغضها، لكونها مخلوقة منه، فلأجل ذلك لا يدخلون بيتا فيه كلب" ترجمہ: میرے بعض بڑے اساتذہ کی جانب سے میرے کانوں تک یہ بات پہنچی ہے کہ جس گھر میں کتا ہو، وہاں ملائکہ کے داخل نہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ کتا شیطان کے تھوک سے پیدا کیا گیا، اور یہ اس وقت ہوا کہ جب حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام فقط جسم کی صورت میں تھے، تو شیطان اس جسم کی طرف اس کے پیچھے سے آیا اور گھوڑوں کو جمع کیا، گھوڑے اس وقت زمین میں رہتے تھے، تو اس نے انہیں کہا: اللہ تعالی نے عجیب چیز پیدا کی ہے اور اس کا ارادہ ہے کہ اسے زمین اور اس میں موجود سب کا مالک بنائے تو جب اسے اس میں حکومت ملے گی تو وہ تمہیں اپنے تابع کرے گا اور تمہیں کام میں لائے گا تو چلو اس کی طرف چلتے ہیں اور اس سے چھٹکارا پاتے ہیں، پس شیطان ان کو لے کر آگے بڑھا یہاں تک کہ وہ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے جسم مبارک کے قریب ہوئے **تو شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف تھوکا اور اس کا تھوک بکھر گیا تو اللہ تعالی نے اس کے بکھرے ہوئے تھوک سے کتوں کو پیدا کیا۔۔۔۔** پس اسی وقت سے کتے بنی آدم سے مانوس ہو گئے اور ملائکہ ان سے نفرت کرتے ہیں کیونکہ یہ شیطان سے پیدا کئے گئے، پس اسی وجہ سے وہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا موجود ہو۔ (شرح ابی داؤد للعینی، ج 1، ص 506،505، مکتبۃ الرشد، الریاض)

نیز یہ ناف پر تھوکنے والے الفاظ مکروہ و شنیع ہیں، اسے امام اہلسنت علیہ الرحمۃ کے ذکر کردہ ایک اقتباس سے سمجھا جاسکتا ہے۔ چنانچہ

تفسیر کی کتب میں یاجوج ماجوج کی پیدائش کے متعلق ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: "حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو احتلام ہوا اور وہ مادہ مٹی سے ملا تو اس سے یاجوج ماجوج پیدا ہوئے"

اس پر اعتراض ہوا کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام تو احتلام سے پاک ہوتے ہیں، تو اس پر بعض محدثین نے اس کی تاویل بھی کی کہ یہاں احتلام سے معروف حالت مراد نہیں ہے بلکہ کچھ اور مراد ہے لیکن امام اہلسنت علیہ الرحمۃ نے اس تاویل کے باوجود اس پر اعتماد نہ فرمایا اور اس کی ایک وجہ یہ بیان فرمائی: "لفظ شنیع و مکروہ ہے۔"

چنانچہ عبارت یہ ہے:

"ہاں امام نووی و حافظ عسقلانی نے شروح صحیح مسلم و صحیح بخاری میں اس کی یہ تاویل نقل کی کہ انبیاء علیہم السلام پر فیضان زیادت فضلہ بسبب ابتلائے ادعیہ منع نہیں اور اسے مقرر رکھا، اقول: مگر لفظ شنیع و مکروہ ہے۔" (امام احمد رضا اور اسرائیلی روایات، ص 96، دار تراث الاسلاف للتحقیق)

یقیناً لفظ احتلام کے مقابلے میں جسم پر تھوک والے الفاظ زیادہ شنیع ہیں، اوران کا ذکر بھی ایک تو بلا سند ہے اور پھر ایسی کتب میں ہے، جن میں معتبر و غیر معتبر ہر طرح کی باتیں بیان کی جاتی ہیں، لہذا ان پر اعتماد دشوار ہے۔

کتب تفسیر کے حوالے سے فتاوی رضویہ میں ہے (عربی عبارت کا ترجمہ) "امام سیوطی نے نقل کیا کہ مفسرین نے ایسے اسباب نزول اور فضائل میں وہ حدیثیں جو ثابت نہیں اور نامناسب حکایات اور تواریخ اسرائیل کو ذکر کیا ہے حالانکہ تفسیر میں ان کا ذکر مناسب نہیں (علامہ سیوطی کی عبارت مکمل ہوئی)۔ یہی سبب تھا کہ سیوطی اس درجہ عاجز ہوئے کہ تمام تفسیروں سے بیزاری فرمائی اور صرف تفسیر ابن جریر کی طرف رہنمائی پر بس کیا۔۔۔ اور یقیناً تمہیں معلوم ہے کہ اس لاعلاج مرض کا بیشتر حصہ تفاسیر میں جہالت سند کے دروازہ سے گھسا **اور ایسے مقامات میں جب سند معروف نہ ہو مآل کار بات کو پرکھنا ہے تو جو بات نصوص سے ٹکراتی اور منصوص کو رد کرتی ہو یا اس میں رسل وانبیاء کی تنقیص ہو یا اور کوئی بات جو قابل قبول نہ ہو، ہم جان لیں گے کہ یہ قول دھو دینے کے قابل ہے۔**" (فتاوی رضویہ، ج28، ص543-44-47، رضا فاونڈیشن، لاہور)

نیز یہ واقعہ "نزھۃ المجالس" میں ہے اور بعد کی بعض کتب مواعظ میں بھی نزھۃ المجالس کے ہی حوالے سے ہے اور نزھۃ المجالس میں "عقائق الحقائق فی اشارات الدقائق" کے حوالے سے مذکور ہے، ان دونوں کے رتبے سے متعلق نیچے عبارات درج کی جاتی ہیں:

(الف) عقائق الحقائق کے حوالے سے کشف الظنون میں ہے "عقائق الحقائق لأبي النجم: ركن الدين الخطيب، المغربي۔۔ وهو كتاب في: الموعظة، إلا أنه غير مصون عن الحشو." ترجمہ: ابو نجم رکن الدین خطیب مغربی کی کتاب عقائق الحقائق وعظ و نصیحت سے متعلق کتاب ہے مگر یہ ہے کہ یہ غیر معتبر و غیر متعلق باتوں سے محفوظ نہیں۔ (کشف الظنون، ج2، ص1149، مکتبۃ المثنی، بغداد)

اس میں جو لفظ "حشو" آیا ہے، اس کے معانی لغت میں غیر معتبر و غیر متعلق بیان ہوئے ہیں۔ چنانچہ

لسان العرب اور کتاب العین لابی عبد الرحمن البصری (متوفی 170ھ) میں ہے "الحشو من الكلام: الفضل الذي لا يعتمد عليه (لسان العرب، ج14، ص180، دار صادر، بیروت) (کتاب العین، ج3، ص261، دار و مکتبۃ الھلال)

تھذیب اللغۃ لابی منصور الھروی (متوفی 370ھ) اور المحیط فی اللغۃ لصاحب ابن عباد (متوفی 385ھ) میں ہے "والحشو من الكلام الفضل الذي لا يعتمد عليه" (تھذیب اللغۃ، ج5، ص90، دار إحياء التراث العربي، بیروت، المحیط فی اللغۃ، ص237، المکتبۃ الشاملۃ)

شمس العلوم ودواء کلام العرب من الکلوم للنشوان (متوفی 573ھ) میں ہے" والحشو من الكلام: الكذب الذي لا أصل له" (شمس العلوم ودواء کلام العرب من الکلوم، ج 3، ص 1451، دار الفکر، بیروت)

(ب) نزھۃ المجالس سے متعلق "مفاكهة الخلان في حوادث الزمان" میں ہے" جمع كتاباً سماه: "نزهة المجالس"، وذكر فيه أحاديث موضوعة" ترجمہ: علامہ صفوری نے نزھۃ المجالس نام کی کتاب جمع کی اور اس میں موضوع روایات کا ذکر کیا۔ (مفاکھۃ الخلان فی حوادث الزمان، ص 131، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

مفتی اعظم پاکستان، مفتی محمد وقار الدین علیہ الرحمۃ سے اسی کے متعلق سوال ہوا تو اس کے جواب میں آپ علیہ الرحمۃ نے اسے غیر معتبر قرار دیا۔ چنانچہ سوال، جواب درج ذیل ہیں:

سائل نے ایک روایت لکھی: "کتا اس لئے پلید ہے کہ جب اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا تو ابلیس کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو اس نے انکار کیا اور حضرت آدم (جو ابھی محض مٹی کا بت تھے) پر تھوکا تو اللہ تعالی نے وہاں سے مٹی نکال کر کتا بنا دیا چونکہ اس کے تھوک کی وجہ سے وہ مٹی پلید ہو گئی تھی، اس لئے کتا پلید ہے"

اس روایت کے متعلق جواب میں مفتی اعظم پاکستان، حضرت علامہ مفتی وقار الدین قادری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "کتا بننے کی جو روایت آپ نے لکھی ہے یہ بھی بے بنیاد اور لغو ہے، صحیح روایت میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔" (وقار الفتاوی، ج 1، ص 344، 342، بزمِ وقار الدین، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net